مارونی جنگ ہار چکے ہیں۔ انہیں لبنان کے عیسائیوں اور علاقے کی صورت میں بھاری قیمت ادا کرنا پڑی ہے۔ اسرائیل نے 83-1982 میں آدھا سبق سیکھا اور اس نے لبنان کی سرزمین سے اپنی فوجیں جزوی طور پر ہٹا کر اس ملک کی سیاست میں اپنا عمل دخل محدود کر دیا۔ لیکن 1982ء کے دور کا اخلاقی سبق نہ تو عیسائی فوجی رہنماؤں نے پوری طرح اخذ کیا ہے اور نہ ہی اسرائیل کے جنگجو رہنماؤں نے۔

مضمون نگار کا نقطۂ نظر یہ نہیں ہے کہ عرب ریاستوں کا سلوک اسرائیل اور لبنان کے ساتھ منصفانہ اور دانشمندانہ رہا ہے۔ لیکن اچھی ہمسائیگی کے ذریعے امن کے حصول کا اصول اس کے باوجود درست ہے اور بالخصوص ایسے علاقے میں، جہاں بے اصول سیاسی حکومتوں کا راج ہے۔ مشرقی یورپ، جنوبی افریقہ، وسطی امریکہ اور دنیا کے دیگر گوشوں میں کشیدگی میں کمی واقع ہوئی ہے اور بڑی طاقتوں کے درمیان افہام و تفہیم میں اضافہ ہوا ہے۔ ہمیں اس بات پر تشویش ہے کہ اس علاقے میں فلسطینی مسئلے کے فوری حل کے لیے کسی جانب سے کوئی دباؤ نظر نہیں آ رہا۔ انتفاضہ کے نتیجے میں انسانی جانوں کا زیاں ناقابلِ برداشت ہوتا جا رہا ہے۔ گذشتہ 30 ماہ میں فلسطینیوں کی 15 لاکھ کی آبادی میں سے اب تک 8 سو افراد قتل ہوئے۔ 50 ہزار زخمی جبکہ 50 ہزار گرفتار کر لیے گئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر دوسرے فلسطینی خاندان کو اپنا ایک فرد ہسپتال، جیل یا قبرستان کی نذر کرنا پڑ گیا۔

اسرائیلی فلسطینی تنازعہ ایک دکھتا ہوا زخم ہے۔ جس نے اس پورے علاقے کی سیاسی صورت حال پر منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔ اسلحے کی دوڑ علاقے کی کشیدگی میں اضافہ کر رہی ہے اور ان قیمتی وسائل کو، جن کی انسانی ترقی و تعمیر کے لیے اشد ضرورت ہے بری طرح نچوڑ رہی ہے۔ اسرائیلی فلسطینی تنازعے کا ایک پائیدار حل جس قدر جلد تلاش کر لیا جائے اس نسبت سے یہاں کے وسائل کا رخ سماجی منصوبہ بندی کی جانب موڑا جا سکے گا۔

افریقہ

چاڈ: عیسائی اتحاد کی اپیل

"اگر ہمارے درمیان محبت ہے تو ہمیں نارسا (UNREACHED) لوگوں تک پہنچنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آنی چاہیے"۔ اس رائے کا اظہار چاڈ کے ایک عیسائی راہنما نے چاڈ کے